

## سورة الرسل

سورة الرسل مکتبہ جوہری اسکوون ایڈیشن فوجہ مکوہل  
سورة مرسلات مکتبہ جوہری اسکوون ایڈیشن فوجہ مکوہل

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اثر کے نام سے جوہری اسکوون نہایت رسم والا ہے

وَالرَّسُولُ عَرْقًا ۖ قَالَ حِصْفٌ عَصْقًا ۖ وَالثَّشْرِيْتُ شَشْرَاشُ قَالَ الْفَرْقَتُ  
تمہرے چلی ہواؤں کی دل کو خوش آئی، پھر جو شادیہ والیوں کی تور سے، پھر بیماری اٹھا کر پھر بیماری والیوں کی  
قرقما ۖ قَالَ الْمُلْقِيْتُ ذَكْرًا ۖ عَنْ رَاوِنْ رَا ۖ أَنَّا تُوَعْدُنَ لَوْرَمَ  
باتھ کر پھر شہوں کی جو آسائیں دی جائیں اسی اسی اسی کو مترجم سے وعدہ ہوا وہ ضرور ہوئے لے  
فَرَأَى الشَّجُورَ مَطْمَسَتٍ ۖ وَرَأَى الشَّمَاءَ فَرِجَتٍ ۖ وَرَأَى الْجَبَالَ تُسْقَىٰ  
پھر جب تارے شایے جائیں اور جب اسیان میں جو کسی بھائیں اور جب بھائیوں کا وادیہ جائیں

وَرَأَى الرَّسُولَ أَقْدَتٌ ۖ لَهُيَّ يَوْمُ أَزْدَتٌ ۖ لَيْوَمِ الْفَصْلِ ۖ وَمَا  
اور جب رسولوں کا دفاتر مقرر ہو جائے کس دن یو اسٹان پیروں میں ورسے اس حصے کے دن کیا سی اور تو نے  
آدراک مایوْمُ الْفَصْلِ ۖ وَيُلْيُّ يَوْمَ الْمُكَرَّرِ ۖ أَلَّهُمَّ  
کی بوجہ کیا ہے چھپے کا دن غریب ہے اس دن جھٹلتے والوں کی کیا ہے دنیا میں اس کیا ہے  
الْأَوْلَيْنَ ۖ ثُمَّ نَعِيْمُهُمُ الْآخِرَيْنَ ۖ كَذَلِكَ نَفَعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۖ  
بھیوں کو پھر اسکے بھیجتے ہیں پھیلوں کو اس ایسا ہی کیا کرتے ہیں کہ تھاواروں کے ساتھ  
وَيُلْيُّ يَوْمَ الْمُكَرَّرِ ۖ أَلَّهُمَّ شَلَّقْتُمْ مِنْ تَلَكَّ مَهِيْنَ ۖ فَجَعَلْتُمْ  
غزالہ ہے اسدن جھٹلتے والوں کی کیا ہم نہیں نیا ہم کو ایک سے تقدیما ہے سے پھر کہا اس کو  
فِرَارِ مَكِيْنِ ۖ إِلَى قَلْرَمَعْلُوْرِ ۖ فَقَدْ رَنَاقَ فَتَعْمَلَ الْعَلَيْرَوْنَ ۖ  
ایک بھی ہوئے ٹھکائے ہیں ایک وعدہ مترجم سے پھر اسکے لئے اگرچہ سرم کی خوب سکت واسیے ہیں

وَيُلْيُّ يَوْمَ الْمُكَرَّرِ ۖ أَلَّهُمَّ شَلَّقْتُمْ رَأْضَنَ رَقَاتِنَ أَحْيَيْتُمْ  
غزالہ ہے اس دن جھٹلتے والوں کی کیا ہم نہیں نیا ہم کو ایک سے تقدیما ہے سے پھر کہا اس کو  
وَجَعَلْتُمْ فِيهَا رَوَاسِيَ شَخْتَ ۖ وَأَسْقَيْتُمْ كَلَّهُ فَرَاتَ ۖ وَيُلْيُّ يَوْمَ مَهِيْنَ  
اور کھنے لئے زین میں بوجھ کئے ہیں اور پہاڑی پتھر کی پانی میاپیسیں بھائیوں کا خلی ہے اس دن  
لَمَكَنْ ۖ يَنْ ۖ أَنْطَلَقْتُ إِلَى مَا كَنْتُ يَهُ تَكْبِنَ ۖ بُونَ ۖ أَنْطَلَقْتُ إِلَى طَلِيَ  
جھٹلتے والوں کی پل کر دیا ہو جس پھر کوئی جھٹلتے ہے پھر ایک پھاؤں میں  
ذَيْ تَلَاثَ شَعْبَ ۖ لَهُ طَلِيلٌ ۖ وَلَهُ يُغْنِي مِنَ الْهَمَيْ ۖ إِنَّهَا تَوْقِيْتُ شَرَبِ  
جس کی تین پھاؤں میں شکری پھاؤں اور نہ کام آئی پس میں وہ آک پھیچا ہے جنگلیں  
كَالْقَصْرِ ۖ كَانَ كَهْ جَمَلَتُ صُفْرَ ۖ وَيُلْيُّ يَوْمَ مَكِيْنِ لَمَكَنْ ۖ يَنْ ۖ هَذَا  
جیسے عمل گویا ہے اونٹ بین تزویز غزالہ ہے اسدن جھٹلتے والوں کی  
يَوْمَ لَهُ يَنْطَقُونَ ۖ وَلَهُ يَوْنَ لَهُمْ قِيَعَتِنَ رُونَ ۖ وَيُلْيُّ يَوْمَ مَهِيْنَ  
دن ہے کہ دو بیس تے اور دو ان کو حکم ہو کر قوبہ کریں غریب ہے اس دن  
لَمَكَنْ ۖ يَنْ ۖ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ بَعْنَكُرْ وَالْأَوْلَيْنَ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ  
جھٹلتے والوں کی یہے دن بیٹھ کا جس بیلاد نے تم کو اسکو اسکوں کو پھر اگر کچھ واڈا پھر اسکا  
كَيْدُ قَيْكِيدَوْنَ ۖ وَيُلْيُّ يَوْمَ مَكِيْنِ لَمَكَنْ ۖ يَنْ ۖ إِنَّ الْمُتَقْيِنَ  
تر جلا لو جید تر جی ہے اسدن جھٹلتے والوں کی البتہ جو اڑے وائے میں  
فِيْ طَلِيلٍ وَعَيْوَنٍ ۖ وَفَوَّا كَهْ مَهِيْا يَشَهَوْنَ ۖ كَجُوْ اوْ اشْرَقْوا هَيْدَيْهَا  
وہ سائے میں ہیں اور فروں میں اور میرے جس متم کے وہ جائیں کھاؤ اور بیٹھ مزے سے  
بِمَا كَنْتُ تَعْمَلُونَ ۖ إِنَّا كَنَّا لَكَ نَجِيْرِي الْمُحْسِنِينَ ۖ وَيُلْيُّ  
یدوں ان کا سوں کا جو چین کے تھے ام بونی دیتے ہیں بدیں بھی والوں کو غزالہ ہے  
يَوْمَ مَكِيْنِ لَمَكَنْ ۖ كَلُوْا ذَتَمَتَعْوَا قَلِيلَ كَلَّهُ مَجْرُمُونَ ۖ  
اس دن جھٹلتے والوں کی کھاؤ اور بر تھوڑے دفن میش کم گھنکار اور  
وَيُلْيُّ يَوْمَ مَكِيْنِ لَمَكَنْ ۖ وَلَذَا قَلِيلَ كَلُومُ اذْكُوْمَا كَيْرَكَعُونَ ۖ  
غزالہ ہے اس دن جھٹلتے والوں کی اور جب کہیں ان کو کھکھ جاؤ نہیں بھکھتے  
وَيُلْيُّ يَوْمَ مَكِيْنِ لَمَكَنْ ۖ فَيَأْتِي حَدِيْثًا يَعْدَهُ يَوْمَ مَنْوَنَ ۖ  
غزالہ ہے اس دن جھٹلتے والوں کی اب کس بات پر اس کے بعد یقین لایں گے

## خواصِ تفسیر

قسم ہے اُن ہوادل کی جو نفع یہنجائے کے لئے بھی جاں بیس پھر ان ہوادل کی جو خوبی سے جلتی ہو جائیں۔ مختارات کا احتمال ہوتا ہے اور ان ہوادل کی جو بادلوں کو (امحکار) پھیلاتی ہیں (جس کے بعد بارش ہونے لگتی ہے) پھر ان ہوادل کی جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (جیسا بارش کے بعد ہوتا ہے) پھر ان ہوادل کی جو (دل میں) انشکی یاد میں توبہ کیا ڈالنے کا تاقارکی ہیں (یعنی یہ مویں نہ کوہ حق تعالیٰ کی تقدیر کا ماء پر دلالت کی وجہ سے خالق کائنات کی طرف متوجہ ہو جائے کا سبب ہو جاتی ہیں اور وہ توجہ دل طور سے ہوتی ہے ایک خوف سے جیکہ ان ہوادل سے آئندار خوف کے نمایاں ہوں اور دوسرا قوبہ و معدودت سے اور بہ خوف دیوار کی دنوں ٹھوٹیں ہو سکتے ہے۔ اگر ہوادل نفع بخش ہوں تب تو خدا کی نعمتوں کو یاد کر کے اسکا انشک اور اپنی تقصیرات سے خدرا کرنے ہیں اور اگر وہ ہوائیں خونناک ہوں تو خدا کے غذاب سے درکار پسے ماصی سے تو پکر تے ہیں، آگے جو حادثہ ہے، کہ جس چیز کام سے وہ دعہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے۔ (مراد قیامت ہے اور یہ سب قسم قیامت کے نہایت مناسب ہیں کیونکہ نفع اُولیٰ کے بعد تمام عالم کی فنا کا واقعہ تیرانہ ہیں کے مشابہ ہے اور فخر شانی کے بعد کے واقعات مردوں کا زندہ ہواؤغیرہ شاید واقعات ہوائے نافع کے ہیں جس سے بارش اور ایش سے حیات بناتی اُبھری ہے۔ آگے اس کو وقوع پر تفریح فرماتے ہیں) سو جب ستارے بے فور ہو جاویں گے اور جب آسمان پھٹ جاویجا اور جب پہاڑ اُڑتے پھرس گے اور جب سب پیغمبر وقت میتن پر جنم کئے جاویں گے (اس وقت سب کا فیصلہ ہو گا، آگے اس یوم کا ہوں انک ہوتا نہ کر رہے کہ کچھ معلوم ہے) کس دن کے لئے پیغمبروں کا معاملہ ملنوتی رکھا کیا ہے (آگے جواب ہے کہ) فیصلہ کے دن کے لئے (ملتوی رکھا گیا ہے، مطلب اس سوال و جواب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار جو سو لوں کی تکلیف کرتے آئے ہیں ادا بھی اس قیمت کے قفار جوں ایسے مدد و معلم کی تکلیف کر رہے ہیں اور جب اس تکلیف پر غذاب سے ڈرانے جاتے ہیں تو آخرت کی بھی تکلیف کرتے ہیں اور یہ تکلیف فی نفع میتھی اس کو ہے کہ روشنوں کا جو قصہ کفار سے پیش آہا ہے اس کا قصد ابھی ہو جاوے اور اس کی تاخیر سے کفار کو مزید ازکار و تکلیف کا موقع ملتا ہے اور سلامانوں کو بھی طور پر اسکے بعد ہو جانے کی خواہش ہوتی ہے پس اس آیت میں استعمال کا جواب ہے کہ حق تعالیٰ نے بعض نعمتوں سے اس کو سوزن کر کھا ہے تین واحظ مزدوجوں کا (آگے اُس نے میسلسل کئی ان کا ہوں انک عن نہ نکر رہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہے) بھت سخت ہے اور جو لوگ اس امر حنیفی و قیامت کو پیش کر رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ اس روز (حق کے) مغلوب ہوں گے جیسا کہ اس میں ایک انتہائی حالت کے اعتبار سے ہے اور دوسری تشبیہ انتہائی حالت کے اعتبار سے۔ کذا فی الروح، اپنے ہوگی (آگے نظر اس سابق کے زوجی موجودہ لوگوں کو ذرا نا ہے) کیا ہم الٰہ (کافر) لوگوں کو (عذاب سے)

ہلاک نہیں کر سکے پھر پھلوں کو بھی (عذاب میں) اُن (پہلوں) ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے (یعنی اپنے کی اُنست کے کفار پر بھی دبال ہلاکت نازل کریں گے جیسا پروردغہ غریبات میں ہو) ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (یعنی اُن کے کفر سزاد ہتے ہیں خواہ دار آفت میں، اور جو اس امر حنیفی کفر پرستی عذاب ہونے کے کو جھٹا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے) دفعہ قیامت اور ایمان موقی کو زندگی کے لئے فریباً کیا ہم نے تم کو ایک بے تدریپی (یعنی نظر) سے نیس بنایا (یعنی ابتداء میں تم نظر پرستے) پھر ہم نے اسکو ایک وقت مقرر تک ایک محفوظ جعلک (یعنی عورت کے حم) میں رکھا، غرض ہم نے دن سب تصرفات کا، ایک اندازہ تھی ایسا، سو ہم کیسے اپنے اندازہ تھیں اسے دلیں (اس سے مردوں کو دبادارہ زندہ کرنے پر قدرت ثابت ہوئی، پھر جو لوگ اس امر حنیفی کے نتیجے میں بھٹکا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے) اپنی بعینی نعمتوں جن سے تربیط اطاعت دیا ہاں ہو گئی خرابی نہیں، یعنی کیا ہم نے زمین کو زندگی اور مردوں کی بھیتے والی نیس بنایا کہ زندگی اسی پر برپوئی ہے اسے کے بعد دفن اور غرقہ ہو جائے اور جانشی کی صورت میں بالآخر میں ہو گئی اسی پر برپوئی ہے اسے اور اس حالت بعد الموت کا نعمت ہونا اس طرح ہے کہ اگر مردے خاک میں ہو جائیں تو زندگی پر پیشان ہو گریزدہ سے بتر ہو جاتے کہ اُن کو اپنے بستے بلکہ چند پھر نے کی جگہ نہ ملی) اور ہم نے اس (زمین) میں او پھرے اپنے بہار بنائے (جن سے بہت سے منافق متعلق ہیں) اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پالایا (اس نعمت کو خواہ مستقل کہا جاوے یا زمین ہی کے متعلق کہا جاوے کیونکہ مرکز پانی کا بھی زمین ہی ہے اور ان نعمتوں کا مقصود جوں تو جید ہے۔ پس جو لوگ اس امر حنیفی و جوب تو جید کو جھٹلانے ہے یہ سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے) قیامت کی بیض زراؤں کا بھیان ہے یعنی قیامت کے روز کفار سے کہا جائے گا کہ تم اس غذاب کی طرف جلوں کو جھٹلایا کر رہے ہیں (جس میں کی ایک زراؤہ ہے جسکا بیان اس حکم میں ہے کہ) ایک سائبان کی طرف جلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں نہ (مُهْنَد) سایہ ہے اور نہ وہ کفر میں سے پچاہا ہے (مراد اس سائبان سے ایک دھوان ہے جو ہمیں سے نکلے گا اور جو نکل کرست سے ہو گا اس لئے یہ ہو گری پھر کشت کر گئے ہو جاویں کے کھاک الطبری علی قیادة اور فراغ حساب تک کھارا سی دھویں کے احاطہ میں رہیں گے جیسا کہ مقولین ظل عرش میں ہوں گے کناف المعاذن، آگے اس دُھویں کا اور حال نہ کوہ رہے کہ) دھانکارے بر ساد بیگا جیسے بڑے بڑے محل جیسے کالے کالے ادنٹ (قاعدہ ہے کہ جب چکاری آگ سے جھٹکی ہے تو بڑی ہوتی ہے۔ پھر بہت سے چھوٹے ٹکڑے ہو گئے پھر کشت کر گئی ہے پس پہلی شبیہ ابتدائی حالت کے اعتبار سے ہے اور دوسری شبیہ انتہائی حالت کے اعتبار سے۔ کذا فی الروح، اپنے

جو لوگ اس امر حنفی اس داقعہ کو جھٹکا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حنفی کے) جھٹلانے والوں کی بڑی فرمائی ہوئی (آگے اور واقعہ متعلق کفار ہے یعنی) یہ دن ہو گا جس میں وہ لوگ بول سکتے گے اور نہ ان کو اجازت (غدر پیش کرنے کی) ہو گی سو غدر بھی تکریں گے (کیونکہ راقی میں کوئی مقول عذر ہو گا ہی نہیں اور ہو گا اس واقعہ حقد کو بھی جھٹکا رہے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حنفی کے) جھٹلانے والوں کی بڑی ضرایب ہوئی (آگے سبی اسی یوم کابیان ہے کہ ان لوگوں سے کہا جاؤ گیا کہ) یہ فحیلہ کا دن (جس کی تمہنی ہے کیا کرتے تھے) ہم نے (آج) تم کو اور آگلوں کو (فیصلے کے لئے) جمع کر لیا سو گز تھا رے پاس (آن کے تھے اور فیصلے سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو مجھ تدبیر حلال (اور یہ کفار اس واقعہ حقد کی بھی تھنڈی کرتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حنفی کے) جھٹلانے والوں کی بڑی ضرایب ہوئی (آگے کفار کے مقابلے میں اپنے ایمان کے ثواب کا بیان ہے یعنی) پریز چار لوگ سالیوں میں اور پیشوں میں اور مرغوب ہو دوں میں ہوں گے (ادران سے کہا جاؤ گے) ایمان (یاک) کے صد میں خوب ہوئے سے کہا جو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صد دیا کرتے ہیں (ادران کے مقابلے جنت کی سیکھنے کی تھیں کہ) اس روز (حنفی کے) جھٹلانے والوں کی بڑی ضرایب ہوئی (آگے پھر توزیع و تنبیہ ہے کفار کو یعنی اسے کافر!) تم (دنیا میں) تھوڑے دن اور کھلاؤ اور برہت لا (عقلربی تکمیل آئتے والی ہے کیونکہ تم سیکھ جو ہم ہو (اور جرم کا بھی حال ہونے والا ہے اور جو لوگ سزاے جرم کو جھٹلاتے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حنفی کے) جھٹلانے والوں کی بڑی ضرایب ہوئی اور ادران کافروں کی سرکشی اور جرم کی یہ حالت ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کی طرف) مُحَكَّم (یعنی ایمان اور عید بیت اختیار کرو) تو یہیں بھکتی (اس سے زیادہ کیا جرم ہو گا اور یہ لوگ اسکے جرم ہونے کو بھی جھٹلاتے ہیں سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حنفی کے) جھٹلانے والوں کی بڑی ضرایب ہوئی (اور ان تقریبات و تہذیبات تراکم کا مقتنصاً تھا کہ سختی ہی ذکر کرایمان لے آتے مگر جب اس پر ہمیں ان کو اثر نہیں) تو پھر اس (قرآن علیہ الالفاظ والاذار) کے بعد اور کوئی بات پر ایمان لاویں کے (اسیں کفار پر توزیع اور ان کے مقابلے میں آپ کو ملبوس کرنا ہے)

## معارف و مسائل

صحیح فخاری میں حضرت عبد اللہ بن حمودہ رضی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھے ربی کے ایک فارمی تھے اچانک سورہ مرسلات نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھتے جاتے تھے اور میں اپنے سامان کے مبارک مٹھے سے اس کو مستایا کر جاتا تھا، آپ کا دہن مبارک اس سورہ کی حلاۃ سے رطب (شا داب) ہو رہا تھا اچانک ایک سانپ نے ہم پر حملہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا، ہم اس کی طرف چھپئے وہ لیکن بھاگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جس طبق تم اسکے شرے سے محفوظ رہے وہ بھی مختار سے شرے سے محفوظ ہو گیا (ابن کثیر) اس سوت میں حتی تعالیٰ نے چند چیزوں کی تقویمات کے لئے طور پر اسے کا ذکر فرمایا ہے ان چیزوں کا نام قرآن میں بیان نہیں کیا گی البتہ ان کی اس جگہ پاچ صفتیں بیان فرمائی ہیں۔ مرسلات، عاصفتاً، ناشرات، فاراتات، ملقيت الذکر کی حدیث مرغوش میں اس کی پوری تقویمات نہیں آئی کہ ان صفات کے موصفات کیا ہیں اس لئے صحابہ قتابین کی تفسیریں اس معاملے میں مختلف ہو گیں۔ بعض حضرات نے ان پانچوں صفات کا موصوف فرشتوں کو قرار دیا ہے اور کہ ہو سکتا ہے کہ فرشتوں کی مختلف جماعتیں ان مختلف صفات کی حامل ہوں۔ بعض حضرات نے ان صفات کا موصوف ہواؤں کو قرار دیا ہے وہ بھی مختلف قسم اور نوعیت کی ہوتی ہیں، اس لئے صفات مختلف ان میں ہو سکتی ہیں۔ بعض حضرات نے ان کا موصوف خود انبار درج کو قرار دیا ہے۔ ابن بیرونی نے اسی لئے اس معاملے میں توقف اور سکوت کو اسلام قرار دیا کہ احمد دونوں ہیں ہم اپنی طرف سے کسی کو متین نہیں کرتے۔ اور اسیں شبہ نہیں کہ جو پانچ صفات اس جگہ ذکر کی گئی ہیں ان میں سے بعض تو مالکۃ الشبر زیادہ چیزیں اور ان کے مناسب ہیں ان کو ریاح کی صفت بنائیں تو کھینچنا اور تادیل کرنا پڑتی ہے، اور بعض صفات ایسی ہیں جو ریاح یعنی ہواؤں پر زیادہ چیزیں اور واضح ہیں ان کو فرشتوں کی صفت بنائیں تو نادیل کے بغیر نہیں بنتی۔ اسئلہ اس مقام میں بہتر فحیلہ ابن کثیر کا معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شروع کی تین صفات ہواؤں کی صفتیں ہیں ان تین میں ریاح اور ہواؤں کی قسم ہو گئی باقی اخسری دو صفتیں یہ فرشتوں کی صفات ہیں تو فرشتوں کی قسم ہو گئی۔ ریاح کی صفت قرار دینے میں آخری دو صفتیں میں جو تادیل کی جاتی ہے وہ آپ خلاصہ تفسیر میں دیکھ پڑتی ہیں کیونکہ اس میں اسی کو اختیار کر کے قفسیر کی گئی ہے۔ اسی طرح جن حضرات نے ان سب صفات کو صفات مالکۃ قرار دیا ہے ان کو پہلی تین صفات یعنی مرسلات، عاصفتاً، ناشرات کو فرشتوں پر چیزیں کرنے کے لئے اسی طرح کی تادیلات سے کام لیتا ہوا ہے۔ ابن کثیر کے اختیار کے مطابق معنی ان آئتوں کے ہو گئے کہ قسم ہے ان ہواؤں کی جو تیجی جاتی ہیں۔ عرقاً، بیان عرقاً کا مفہوم وہ بھی ہو سکتا ہو جو خلاصہ تفسیر میں اور بند کو رہوں گئی ہو دخانی اور لفظ رسانی۔ جو ہواؤں بارش یکرا تی ہیں ان کی جو دو خانہ درج رسانی نظر ہے۔ اور دوسرے مسند عرقاً کے متباہ یعنی پیچے در پیچے کے بھی آتے ہیں۔ یہ صفتے لئے جاؤں تو مراد وہ ہواؤں ہے اور ایسیں ہواؤں جو بادل اور بارش کو لئے ہوئے مسلسل اور متباہ چلتی ہیں۔ اور عاصفتاً سے شقق ہے جس کے لئے صعنی ہو اس کے تیرچلے کے ہیں اس سے مراد وہ آندھیاں اور تیرنے ہواؤں ہیں جو پھر اوقات دنیا میں آیا کرتی ہیں۔ اور ناشرات سے مراد وہ ہواؤں ہیں جو بارش ختم ہونے کے بعد بادل کو پھاڑ کر منتشر کر دیتی ہیں۔ اور فاراتات، یہ صفت فرشتوں کی ہے جو دی ہی نالی نازل کر کے جن وباطل میں

فرق واضح کو دیتے ہیں اور تفہیقات ذکر ابھی فرشتوں کی صفت ہے اور ذکر سے مراد قرآن یا مطابق وحی ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس فرشتوں کی جو بذریعہ وحی حق و باطل میں فرق اور امتیاز واضح کر دیتے ہیں اور قسم ہے اُن فرشتوں کی جوانیا علیمِ اسلام پر ذکر یعنی وحی اور قرآن کا القاء کرتے ہیں۔ اس طرح کسی صفت نیم تاویل اور کھنچتان کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

سے کاری درپیں ملے جائیں اور سب پیش میں رہے۔ رہایہ موال کراس تفسیر کی بناء پر پہلے ہواؤں کی مختلف اقسام کی قسم کمای گئی پھر فرشتوں کی، ان دونوں میں بربط اور جوڑ کیا ہے سو کلامِ اہنی کی حکمتوں کا احاطہ تو کوئی کر تیں سکتا، یہ مناسبت بھی ہو سکتی ہے کہ ہواؤں کی دو لفڑیں بارش والی لفڑی خوش اور رخخت آندھیاں صحت رسان یہ سب خروسات میں سے ہیں ہر شخص ان کو پہنچاتا ہے پہلے غور و فکر کئے انسان کے سامنے ان کو لا یا گیا، اس کے بعد فرشتوں اور دی کو پیش کیا گیا جو خوسن نہیں مگر دزارے غور و فکر کرنے پر ان کا یقین ہو سکتا ہے۔

عَذْنَرَا وَعَذْنَرَا يَقْلُبُهُنَّ دَكْرًا سَمْشَقَنْ بَهْيَهْ كَيْهْ ذَكْرَا اور وَحْيِيْ انبِيَا رَسُولِيْمِ اسْلَامِ پَرَّا سَلَّمَ نَازَلَ کَيْ جَاءَهُ کَيْ کَوْهِ اہلِ حقِ مُؤْمِنِینَ کَيْ لَهُنَّ اُنَّ کَيْ کُوتَاهِیْوُنَ مَسْدُورَتَ کَاسِبَ بَنَے اور اہلِ باطِلِ کَفَارَ کَمَلَے تَغْيِیرَ اور عَدَمَ بَسِيْرَهْ ذَرَانَهْ وَالاشَّابَتَهْ ہُوْ.

ہواں یا فرشتوں یا دلوں کی قسم کھاکر حق تعالیٰ نے فریا رائے کا وعدوں کو اقامہ، یعنی تم سے جس قیامت اور حساب کے کتاب حزار و سزا کا وعدہ پذیری انہی کیا جاتا ہے وہ ضرور پورا اور واقع ہو کر رہے گا۔ اگر اس کے واقع ہونے کے وقت کے چند حالات کا ذکر ہے اول یہ کہ سب تاریخ بے قور چاہیں گے جس کی صورت بھی ہو سکتی ہے کہ یہ سب بالکلیہ فنا ہی ہو جاویں، یا یہ کہ موجود ہیں مگر ان کا نور سلب ہو جائے، اس طرح پوری دنیا ایک انتہائی سخت انہیں میں خرق ہو جائے گی۔ درسِ حال یہ بیان خرمایا کہ انسان پہنچ جائیں گے۔ تیرسا یہ کہ پھر اُردو کے گاؤں کی طرح اُڑتے پھریں گے۔ چوتھا حال یہ بتالیا گیا کہ اُڑا اُرشن اُوقت، اُوقت تو قیمت سے مشتمل ہے جس کے اصلی معنے قیمتیں وقت اور تمدید و وقت کے ہیں اور بعد اُن زمانی کمی اسکے معنے کسی مقررہ وقت پر پہنچ جانے کے بھی اتنے ہیں دکنیں (روح) اس بجھے ہی دوسرے معنے میں اور سچے آئیت کے یہ ہونگے کہ انہیا درسل کے لئے جو میعاد اور وقت مقرر کیا گیا اسکا ایسی اپنی اپنی اُمتوں کے معاشرے میں شہادت کے لئے حاضر ہوں وہ اس میعاد کو پہنچ گئے اور ان کی حاضری کا وقت آگیا۔ اسی لئے خلاصہ فقیر بندوں اسکا ترجیح اپنیا کے جمع کرنے کے ساتھ کیا گیا۔ اگرے قیامت کوئی کے عظیم اور موناں ہو نے کا بیان ہے کہ وہ فیصلہ کا دن ہے جس میں مکمل اور کفار کے لئے تباہی برپا ہیں ہو گا۔

وَسُلْطَنٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَلَّى لِيَنْ كَيْهِيْ مَنِيْ بِيْنَ - دَوْلَى كَمْ مِنْ هَلَكَتْ دِرْ بَادِيْ كَيْهِيْ بِيْنَ اَدْرَبِيْنَ  
روایات حدیث میں ہے کہ دویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جس میں اربیل جہنم کے زخموں کی پیپ

بھی ہو گی یہ جگہ کذبین کے رہنے کی قرار دی جاوے گی۔ اس کے بعد موجودہ لوگوں کو پچھلی اُمتوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنے کے لئے فرمایا آئُتُهُ تَهْذِيفُ الْأَذْرِيفَتْ مُؤَخِّرٌ تَعْيِينُهُمُ الْأَخْرِيفَتْ یعنی کیا چیز پہلے لوگوں کو اُن کے کفر و عناد کی وجہ سے ہلاک نہیں کر دیا۔ قوم عاد و نمرود اور قوم قوم فرعون و غیرہ کی طرف اشارہ ہے اور آئُتُهُ تَعْيِينُهُمُ الْأَخْرِيفَتْ مشہور سروت قرأت کے مطابق بساون یعنی عطف ہے ہذاں پرسی کے متین یہ ہیں کیا یام نے اولین کے بعد آفرین کو بھی انکے پیچے ہلاک نہیں کر دیا، اس لئے آفرین سے مراد بھی پچھلی اُمتوں ہی کے آفرین ہوں گے جن کی ہلاکت نزول قرآن سے پہلے دائرہ ہو چکی ہے اور دسری ایک قرأت میں قَتْلَتُهُمْ بضم میں بھی آیا ہے اس قرأت پر یہ جملہ اگ ہے اور آفرین سے مراد اُمّتٰتِ محمدیہ کے کفار ہیں۔ پچھلی اُمتوں کی ہلاکت اور عذاب کی خبر دینے کے بعد موجودہ کفار اہل مکہ کو کاشدہ ان پر آنے والے عذاب کی خبر دینا مقصود ہے جیسا کہ عزَّدَه بُدُرَ وَغَيْرُه میں سُلَانُوں کے ہاتھوں ان عذاب پلاکت نازل ہوا۔

نماونے کے چھ سوں ان پر ایک اسافی عذاب آتا تھا جس سے پوری بستیاں تباہ ہو جاتی تھیں۔ مث فرق یہ ہے کہ پچھلی ایستون پر اسافی عذاب آتا تھا جس سے پوری بستیاں تباہ ہو جاتی تھیں۔ مث خدمتی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہ اکرام خاص ہے کہ ان کے کفار پر اسافی عذاب نہیں آتا بلکہ ان کا عذاب سماون کی تواریخ سے آتا ہے جیسیں ہلاکت عام نہیں ہوتی صرف بڑے سکر کش بوجہ ہی مارے جاتے ہیں۔

بسا۔ آنکہ تعلیٰ الٰہ حق رکھا تھا احیاء و آمواتاً، یعنی ہم نے زمین کو کفالت بنا لیا ہے زندہ اور مردہ انسانوں کے لئے، کفالت، کفت سے مشتق ہے جس کے معنے ملائے اور جس کر لیجئے کے لیے کفالت وہ چیزوں پر ہے جس کے اثر درج کرے۔ زمین کو حق تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ زندہ انسان اُنکی پیغمبر پر سوار ہیں اور مرد سے سب اسکے پیٹ میں بچتے ہیں۔

لے اس مقام پر حضرت صفت رحمۃ اللہ علیہ سے تسلیم ہوا ہے، کیونکہ مشہور و محروف تواریخ کوئی مذکور نہیں ہے ضمیمین کی پے، جیسا کہ تواریخ دیکھنے سے حلوم پوتا ہے، کوئین میں کی تواریخ درحقیقت شانکوہ مگر بڑی

کفار کا بونا اور خدش پیش کرنا مذکور ہے وہ اس کے منافی نہیں کیوں کہ مشرکین مختلف موافق اور خلافات آئیں گے کسی مقام میں کلام اور خدش پیش کرنا منوع ہو گا، سی میں اجازت ہو گی۔ (ردح)  
خُلُوٰ وَ تَنْتَهُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُّغْرِبُونَ، یعنی کھاؤ پیو اور آرام اٹھاؤ تھوڑے دن کیونکم تم خود ہو، آخر کا سخت عذاب ہیں جانا ہے۔ یہ مکہ میں کو خطا سے دینا میں، انہیاں کے ذریعہ ان کو کہا گیا ہے کہ یہ  
تحمارا عیش و آرام چند روزہ ہے پھر عذاب ہی عذاب ہے (کذا فترة الہیجان)

وَ لَا يَقْتَلُنَّ لَهُمْ أَذْعُونَ لَا يَرْجِعُونَ، یہاں اکثر مفسرین کے نزدیک رکوع سے مراد اسکے  
لغوی معنی بھکنا اور اطاعت کرنے ہے مطلب یہ کہ جب دُنیا میں ان کو احکام الہی کی اطاعت  
کے لئے کہا جانا تھا تو یہ اطاعت نہ کرتے تھے۔ اور بعض حضرات نے رکوع کے سلطانی معنے بھی ملا  
لئے ہیں اور مطلب آئیت کا یہ ہے کہ جب ان کو نماز کی طرف بلایا جانا تھا تو یہ نماز نہ پڑھتے تھے رکوع  
بول کر پوری نماز مرادی گئی ہے (روح)

قَهَّارٍ سَيِّدٍ يَسِّدَّدَ عَنْ يَقْوِمِهِنَّ، یعنی جب یہ لوگ قرآن جسمی عجیب غریب بیرون اور بھلو  
سے پر دفعہ دلائل کی کتاب پر ایمان شلاشے تو اس کے بعد اس کس پات پر ایمان لا جس کے مراد انکے  
ایمان سے مایوس کا انہلپار ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تلاوت کرنے والا اس آیت پڑھنے تو انکو کہنا  
چاہیے اُمَّةُ الْكَلْبَرَ، یعنی ہم اشد پر ایمان سے آئے۔ نماز سے خارج میں اور فوائل میں یہ المفاظ  
کہتے چاہیں بھروسہ فرض میں اور نہیں میں اس زیادتی سے احتراز کرنا دوایا۔ حدیث سے ثابت ہے  
اس نے اس میں نہ کہا جائے، واطر علم

تَمَّ سُورَةُ الرَّسُولَاتِ ۖ حَمْدٌ لِلَّهِ الْأَكْرَبِ ۖ وَمَنْ رَجَبَ لِهِ فَلَهُ وَلِلَّهِ

تَعَالَى الْعِزُّ الْتَّامُ وَالْعِزُّرُ ۖ مِنْ إِلْقَانِ اللَّهِ الْمُفْوَلُ لِحَامِ الْبَقِ



## سُورَةُ النَّبَاءِ

سُورَةُ النَّبَاءِ أَكَيْتَ تَوْهِي أَيْتَ تَوْهِي فَهَا رَكْوَنَ  
سُورَةُ بَأْ سَعَ سَعَ مَنْ تَادَلَ وَقَوْيَ اَدَرَسَ لَهَا بَلَلَ اَتَيْسَ مَنْ اَدَرَدَوَ رَكْوَنَ

سُورَةُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع انشکے تمام سے جو بیدار ہر بیان ہنایت رم ۱۱۰ ہے  
عَلَمَ يَتَسَاءَلُونَ ۚ عَنِ التَّبَرَّا الْعَظِيمِ ۚ الَّذِي هُمْ فِيهِ فَخِلَقُوْنَ ۚ ۝  
کیا ہاتھ پوچھتے ہیں تو وہ کچھ بس پوچھتے ہیں اس بڑی خبر سے جس میں وہ مختلف بیان  
کلَّا سَيَعْلَمُونَ ۚ ثُرَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۚ الَّذِي يَجْعَلُ الْأَرْضَ رَمَلًا ۚ ۝  
بزرگ ہنس اب یہاں گئے پھر بھی رکر ہنس اب جان میں کچھ کیا ہم نے نہیں بنایا زین کو پہنچوں  
وَالْجَنَّالَ أَوْتَادَ ۚ وَخَلَقَنَّ لَهَا جَاهَ ۚ وَجَعَلُنَا نَوْمَكُمْ سَيِّدَنَا ۚ ۝  
اور پہنچوں کو سیپیں اور تم کو بنایا ہم نے جڑے جڑے اور بنایا نہ کو تمہاری سکان وہ کر کے کیتے  
جَعَلُنَا الْيَتَلَ لِيَسَأَ ۚ وَجَعَلُنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۚ وَبَنَيْنَا لَقْوَقَمْ سَبْعًا  
بنایا رات کو اور رعنی اور بنایا دن کمای کرنے کو اور پچھلے ہم نے تم سے اپہر سات  
بَشَّادًا ۚ وَجَعَلُنَا سَرَاجًا وَهَا جَاهَ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمَعْصَرَتِ مَاءً  
بُشَّانی ضربوں اور بنایا ایک پر بڑی پچھتا ہوا اور آنے والی بیویوں سے پانی کا  
بَشَّا جَاهَ ۚ لَمْ يَخْرُجْ يَهِي جَاهَ وَبَشَّا جَاهَ ۚ وَجَبَتْ أَلْفَافًا ۚ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ  
تکرر ہم جھکائیں اس سے تباہ اور سب سے پہلے ہم پڑھنے میں پیش ہوئے میک دن فصل کا ہے  
کَانَ مِيقَاتًا ۚ يَوْمٌ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۚ وَفُتُحَتِ  
النَّهَارُ وَفَكَانَتْ أَبُوا جَاهَ ۚ وَسَيِّدَتِ الْجَنَّالَ فَكَانَتْ سَرَابًا ۚ إِنَّ جَهَنَّمَ  
اسمان تو ہو جائیں اس میں دروازے اور پہاڑے جائیں گے ہمارا تو ہو جائیں گے جھکارتا۔ میک دن زیر ۷۴